سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام

مصنفہ و مولفہ

عطار ثانی جناب صوفی خواجہ محمد اکبر خان صاحب
اکبر وارثی قادری چشتی میرٹھی

عروج مجلّیٰ

معروف بہ

معراج معلّیٰ

حسب فرمائش جناب صوفی شرف الدین احمد صاحب
وارثی تاجر کتب میرٹھی

سنہ ۱۹۱۵ء

مطبع ... میرٹھ باہتمام منشی حمیم الدین ... طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصےٰ یعنی پاک ہے
وہ ذات جسنے سیر کرائی اپنے بندہ کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کیطرف
رات مین۔ باقی اسکی تفصیل احادیثِ صحاح مین مرقوم ہے کہ جسکا قدرِ
مشترک حدِّ تواتر تک پہونچگیا ہے۔ اگرچہ ایک ایک روایت خبر احاد ہے
اسواسطے منکر کے لئے کُفر کا خوف ہے۔ اب ہم اُن شکوک و شبہات کو
اوّل رفع کردین کہ جو منکرین و ملحدین نے ظاہر کئے ہین یعنی ملحد منش
معراجِ جسمانی کا انکار کرتے ہین اور جسم سے فقط بیت المقدس تک آنحضرت کا
جانا مانتے ہین اور آگے آسمانون پر روح کا جانا ثابت کرتے ہین اور
یہ دلیل لاتے ہین کہ حضرت امیر معاویہؓ معراج کی نسبت یون فرماتے ہین۔
کان رؤیا صادقۃ یعنی ایک خواب سچا تھا اور حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا سے بھی یہ منقول ہے ما فقد جسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج

کہ معراج کی رات جسم مبارک آنحضرتؐ کا گم نہوا۔ اور قرآن مجید مین بھی

اللہ پاک یون فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ

یعنی جو خواب کہ اے نبیؐ ہمنے تجھکو دکھلایا تھا اوسکو لوگون کے حقمین

فتنہ بنا دیا۔ الجواب۔ اُنکی دلیل کا جواب یہ ہے کہ اول تو یہ روایتین

کہ جو حضرت عائشہؓ اور حضرت معاویہؓ سے منقول ہین اُن احادیث

صحاح کے مقابلہ مین کہ جنمین صاف جسم کے ساتھ آسمانون پر جانا مذکور ہے

صلاحیت نہین رکھتین۔ پس شاذ و نادر قرار دیجائینگی۔ دوم اگر اُنکو بہمہ

وجوہ تسلیم بھی کیا جائے تب بھی مخالف کا مدعا ثابت نہین ہوتا کیونکہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے معراج جسمانی کے خواب مین کئی مرتبہ

معراج ہوئی تھی۔ ۵

تا عرش کئی بار گئے آئے محمد	بیکل رہے اُمت کیلئے ہائے محمد

بس تو ہم کہتے ہین کہ تمھاری ان روایتون سے یہ ثابت ہے کہ حضرتؐ کو

خواب مین معراج ہوئی اور اِس سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ کبھی بیداری

مدت کے بعد ایمان لائے ہین اور حضرتؐ کو کئی برس پہلے معراج ہوئی۔ سو
انکی روایت اس معاملہ مین اُن صحابہ کے مقابلہ مین کہ جو اوسوقت موجود تھے
معتبر نہین۔ علیٰ ہذا القیاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ایک مدت کے بعد
حضرتؐ کے نکاح مین آئین یہ بھی اوسوقت نہین تھین۔ چہارم حضرت
عائشہ صدیقہ کے قول سے مخالف کا مدعا ثابت نہین ہوتا کیونکہ ہم کہتے
ہین کہ اسکے یہ معنی ہین کہ جسم روح سے جدا نہین ہوا معہ جسم کے روح اوپر
گئی۔ اور قرآن شریف کی آیت کا یہ جواب ہے کہ خود یہی آیت ہمارے
مدعا کیلئے دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس آیت مین اس معراج کی نسبت
فتنہ فرماتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت کا خواب مین آسمانون پر تشریف
لیجانا فتنہ نہین ہوسکتا کسلیئے کہ خواب کی باتون کو لوگ ایسا عجیب نہین
سمجھتے کہ اونکی تکذیب کرکے کافر اور مرتد ہوجاتے اور شور و غل مچاتے
ہان اگر کوئی جسم کے ساتھ بیداری مین افلاک پر جانا بیان کرے تو اوسکو
البتہ عوام بعید اور عجیب جانا کرتے ہین پس معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے جسم
کیساتھ حالت بیداری مین افلاک پر جانا بیان فرمایا تھا۔ سو وہ لوگون کے
حق مین کہ جو ضعیف الایمان تھے فتنہ ہوگیا۔ پس ضرور ہوا کہ رویا کے معنی

اس آیت میں خواب کے نہ لئے جائیں بلکہ رویت بصری مُراد لیجائے
کیونکہ لفظ رویا کچھ خواب ہی کیلئے مخصوص نہیں ہے۔ لفظ رویت سے مشتق ہے،
جسکے معنے دیکھنا ہے اور مُلحد لوگ اس دلیل سے آسمان پر جانا محال سمجھتے
ہیں کہ آسمان میں دروازے ہیں اور نہ آسمان ٹوٹ پھوٹ سکتے ہیں کہ
جو آپ توڑ پھوڑ کر اوپر تشریف لیگئے۔ ہم کہتے ہیں کہ قادر مطلق نے ایک
کُن کے ساتھ دونوں عالم کو ظاہر کر دیا اور اوسکو اب بھی ہر طرح قدرت
وہی ہے اور جب ہر طرح کی قدرت ہے تو پھر کیا مُشکل جس صورت سے
چاہا بلا لیا۔ اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم معہ جسدِ اطہر کے تشریف لیگئے
کیونکہ یہ از خود رفتن نہیں بلکہ ربودن ہے۔ ایک یہ کہ انسان میں تزکیہ اور
تصفیہ کرتے کرتے یہانتک لطافت آجاتی ہے کہ جسم بمنزلہ اور لوگوں کے
روح کے ہو جاتا ہے پس آنحضرت کے تمام نفوس سے کامل ترین آپکا جسم
مبارک روح کا اثر رکھتا ہے اور لطیف چیزوں کا بے پھٹے ٹوٹے آسمانوں سے
پار نکلجانا ایسا ہے جیسے نظر کا آئینہ سے پار ہونا ؎

تن او کہ صافی تر از جان ماست	اگر شد بہ یک لحظہ آمد رواست

آنحضرت تھوڑے سے عرصہ میں عالم بالا پر تشریف لیگئے۔ دوسرے پٹکا
بھی آپ کی کمر مبارک سے نکل جاتا تھا اور چونکہ اور انبیاء علیہ السلام کو
یہ لطافت اور درجۂ تزکیہ حاصل نتھا لہذا جسمانی معراج نہین ہوئی۔

آغاز

ارباب خبر نے وقوع واقعۂ معراج مین عجیب عجیب نکات و لطائف
لکھے ہین۔ مختصر یہ کہ اللہ پاک کو اپنے محبوب کی عظمت کا فرشتون
اور انسانون اور جمیع مخلوق کو جتانا اور اپنی قربت کا خلعت خاص
عطا فرمانا اور تمام نبیونؑ پر شرف امتیاز بخشنا منظور تھا۔ چنانچہ عالم بالا
کی سیر کے بارہ مین آیۂ سبحان الذی اسریٰ اور قربت الٰہی کی دلیل
مین نکتہ قاب قوسین او ادنیٰ اور دیدار جمال ذوالجلال کے ثبوت مین
کنایہ ما زاغ البصر و ما طغیٰ اور آگاہی اسرار الٰہی کی گواہی مین رمز
فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ اور ادراک انوار نامتناہی کی شہادت مین اشارہ
لقد رایٰ من آیات ربہ الکبریٰ دلیل ناطق اور برہان صادق ہے۔
اگر ... فرشتون ... کو ... کیا تو دونون بحث ہوئی

اور ہر ایک اپنی بڑائی کی دلیل لایا۔ آسمان نے کہا کہ میں رفعت رکھتا ہوں والسماء رفعھا زمین نے کہا کہ مین بسط رکھتی ہوں وجعل الارض بساطا۔

نظم

فلک بولا کہ مجھمین ماہ خورشید درخشان ہین
زمین بولی کہ مجھپہ لعل ہین گلہائے خندان ہین

فلک بولا زمین سے مجھمین انوار الٰہی ہین
زمین بولی فلک سے مجھمین اسرار الٰہی ہین

فلک بولا کہ تارے مجھمین ہین تا رونمین رفعت ہی
زمین بولی کہ غنچے مجھپہ ہین غنچونمین نگہت ہی

فلک بولا بلندی دی خدا نے ہر طرف مجھکو
زمین بولی ملا ہے خاکساری سے شرف مجھکو

فلک ہنسکر یہ بولا کہکشان تارون جڑی دیکھو
زمین ہنسکر یہ بولی مجھمین موتی کی لڑی دیکھو

فلک بولا ستارون سے مزین میرا سینہ ہے
زمین بولی کہ مجھپہ طور ہے مکہ مدینہ ہے

یہ سُنکر آسمان نے کہا کہ مین ہون قلعۂ فلک۔ جائے ملک۔ محل عرش رفیع۔ مکان کرسی وسیع۔ بام جبرئیلؑ و میکائیلؑ۔ مسکن اسرافیلؑ و عزرائیلؑ۔ صومعہ پسر مریمؑ۔ مقام لوح و قلم۔ مدرسۂ ادریسؑ۔ بیت المعمور تقدیس۔ پھر تو خاک غمناک نہایت شرمندہ ہوئی اور کئی ہزار سال

زمین ہزار ناز و افتخار سے بولی کہ [illegible] کہ اب اس سلطانِ

دو جہان نبیُ آخر الزمان کے قدوم پاک مجھپر آئے کہ جس کے سبب سے

اللہ پاک نے دونون عالم کو پیدا کیا اب کہہ کہ مین بڑی ہون یا تو؟

شرافت مجھے ہے یا تجھے؟

مجھپہ پیدا ہوئے محبوب خدا یا تجھپر
مجھپہ ہین فخرِ دو عالم کے قدم یا تجھپر

اب ہون مین رحمتِ عالم سے سرافراز کہ تو
اب کرون طالعِ بیدار پہ مین ناز کہ تو

آسمان لاجواب ہوا اور جناب الٰہی مین دعا کرنے لگا کہ یا ربُ العالمین

اوس خاتم المرسلین کو یہان جلوہ گر فرما اور میری بلندی کو جو تو نے

بخشی ہے خاک مین نہ ملا۔ اب مین اس شرافت سے خالی ہون اگرچہ

ظاہر مین زمین سے لاکھ طرح عالی ہون۔ اللہ تعالٰی نے اوسکی دعا

قبول فرمائی۔ اور آنحضرت کو معراج مین طلب کر کے آسمان کو بھی شرف بخشا۔

قصیدۂ معراج شریف

دونون عالم ہین نورٌ علیٰ نور کیون کیسی رونق فزا آجکی رات ہے

یہ مسرت ہے کسکی ملاقات کی عید کا دن ہے یا آجکی رات ہے

دِن بھلے ہون تو دن اسکا مجنون ہجرِ زلف شبگون ہر روز اجھارے ہے
اوڑھنی چاند تارونکی اوڑھے ہوئے لیلیٰ دلربا آچکی رات ہے

طُور چوٹی کو اپنی جُھکانے لگا چاندنی چاند ہر سُو بچھانے لگا
عرش سے فرش تک جگمگانے لگا رشکِ صبحِ صفا آچکی رات ہے

فرش کون و مکان مین ہے کمخواب کا ہین یہ معنی کہ سونا نہین ہے روا
سونیوالون کو اکسیر ہے جاگنا جاگ لو رتجگا آچکی رات ہے

اوسکی سُونگھی جو بُو اسکی دیکھی ضیا دِن پھرے دونونکے اور نصیبہ کھلا
عارضِ شہ پر قربان دِن آجکا زُلف پر مُبتلا آچکی رات ہے

وہ حبیبِ خدا سیّد المرسلین خاتم الانبیا شاہِ دنیا و دین
بزمِ قوسین مین ہونگے مسند نشین جشنِ معراج کا آچکی رات ہے

طور پر رفعتِ لامکانی کہان لن ترانی کہان من رآنی کہان
جسکا سایہ نہین اوسکا ثانی کہان اوسکا ایک معجزہ آچکی رات ہے

روایت ہے کہ جس سال آپ کو نبوّت عطا ہوئی ہے اوس سے بارھوین برس ماہ رجب کی ستائیس تاریخ شب دوشنبہ کو جناب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّہانی یعنی اپنی پھوپی کے گھر باسبابِ ظاہر خواب راحت مین تھے۔

خوابِ راحت [illegible] آئے جبریل نے یہ سنائی خبر

چلئے چلئے شہنشاہِ والا گُہر حق کو شوقِ لقا آچکی رات ہے

جاگو جاگو شہنشاہِ دنیا و دین اُٹھو اُٹھو ذرا لامکان کے مکین

دیکھو دیکھو یہ حاضر ہے روح الامین رُوح تُم پر فدا آچکی رات ہے

ہوا جبرئیل کو ارشاد زہے اوجِ مکان ۔۔ لامکان پر میرے محبوب کو جالے آ۔جا

اور حکم ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو کہ سوائے تیرے تمام فرشتے اپنی اپنی حد پر استقبال کیواسطے استادہ رہین۔ جنت کی حُورین آراستہ پیراستہ ہوجائین۔ غلمان یاقوت کے طبق موتیون سے بھر کر نثار کرنے کے لئے لائین۔ جبتک حکم نہو سُورج نکلنے نپائے۔ اور چاند پہلے آسمان پر روشن رہے۔ عرش سے فرش تک نور ہی نور ہوجائے۔ ہر جڑی بُوٹی سرگرم مبارکباد رہے کوہ سے کاہ تک دلشاد رہین۔

کوہ سے کاہ تک دلمین مسرور ہو شرق سے غرب تک جلوۂ طور ہو

عرش سے فرش تک نور ہی نور ہو لاکھ دل سے سوا آچکی رات ہے

اور اے جبرئیل تمام اولادِ آدم کی قبرون سے عذاب موقوف ہوجائے

اور حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ تک تمام انبیاء ہمارے محبوب کی

پیشوائی کیواسطے آمادہ اور مستعد رہین۔

غزل

بلاوا ہے شب معراج ہی تفصیل سی کہدو
کہا حق نے محمد سے کہے جبریل سی کہدو

کہو یوسف سے عاشق ہو زلیخا کی طرح اونپر
ہو قربان ابرو ونپر اُنکی اسمٰعیل سی کہدو

پئے تعظیم حاضر ہو کہ آتا ہے مرا پیارا
رکھے ہاتھون سے اپنے صور اسرافیل سی کہدو

کرے سامان تشریف آوری سرور عالم
نہ بانٹے رزق اتنی دیر میکائیل سی کہدو

مرا محبوب آتا ہے قدمبوسی کو حاضر ہو
کرے موقوف قبض روح عزرائیل سی کہدو

مری محبوب کی اُمت اوتر کر جائے جنت مین
بچھادے پر صراط حشر پر جبریل ہی کہدو

دو چندان روشنی ہو گی مرا چاند آنیوالا ہے
رہی روشن یہ ہر اک عرش کی قندیل سی کہدو

بلادون پر بلا دی آرہی تھی عرش سے اکبر
محمد کو یہان لائین بہت تعجیل سے کہدو

الحاصل جبریل امین حکم خداوندی بجالائے اور جنت سے ایک براق انتخاب کیا اور وہ براق ہے

حور کا چہرہ پری کے پر تجلی برق کی
دست قدرت سے خدا نے خود بنایا تھا براق

زہرہ جبین زرین زین سیاہ مُو مبارک خو جادُو چشم آہو
عطارد منظر ثریا پیکر دراز مژگان گوہر دندان تنگ دہن
سیمین تن سبک عنان تیز جولان خورشید طلعت قمر ہیئت آسمان سیر
گردون طیر یاقوت گردن مُصفا بدن زمرد گوش سراپا ہوش
تُندرَو گرم رَو خجستہ پئے مُعطر خئے مُصفا شکم منور
مرجان دُم لُولُو سُم ٥

آسمانوں سے نظر بنکے گذرنیوالا	سبزۂ گلشن فردوس کا چرنے وا
نازنین ماہ جبین غارتِ دین بربرِ یمین	گلبدن رشکِ چمن سیبِ ذقن غنچہ د
حشر بھی بیٹھ گیا پاؤن دبانے کیلئے	اِس خوشامد مین کہ سیکھونگا ترا چال چل

یہ بُراق حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور مین پیش کیا اور عرض کیا -

برق سے تیز ہے یہ بُراق آپکا کیونکہ خالق کو ہے اشتیاق آپ
اب نہین دیکھا جاتا فراق آپکا جلد چلنا روا آ چکی رات

یہ مژدہ سُنکر حضور نے طہارت کا ارادہ فرمایا - حکم پہونچا کہ اے جبرئیل
ہمارے محبوب کیواسطے حوضِ کوثر سے پانی لاؤ - ابھی بندِ قبا اور تکمہ
گریبان روا نہوا تھا کہ ضوان دو صراحیان یاقوت کی آب کوثر سے

بھری ہوئی اور ایک طشت [illegible] زرین [illegible] اور بھا تھا

بکشا بند قبا تا بکشاید دلِ من		کہ کشادے کہ مرا بود ز پہلوی تو بود

حضور نے آبِ کوثر سے غسل فرمایا۔ جبرئیل نے حُلّہٗ نورانی پہنایا۔ عمامۂ نورانی سر پر باندھا۔ ردائے نورانی اوڑھائی۔ نعلین سبز پائے مبارک مین پہنائیں پٹکا یاقوت سُرخ کا کمر سے باندھا۔ تازیانہ سبز زمرد کا ہاتھ مین دیا اور حضور مسجد الحرام مین تشریف لائے۔ میکائیل و اسرافیل مع فرشتگانِ ہمراہی تعظیم و تکریم بجالائے۔ جبرئیل نے باگ پکڑی۔ میکائیل نے رکاب تھامی اسرافیل نے غاشیہ کندھے پر رکھا اور حضور سوار ہوئے۔ اسّی اسّی ہزار فرشتے دائین بائین نور کی قندیلون مین کافور کی بتّیان روشن کئے ہوئے ساتھ ساتھ چلے۔

باغِ عالم مین بادِ بہاری چلی سرورِ انبیاء کی سواری چلی

یہ سواری سوئے ذاتِ باری چلی ابرِ رحمت اوٹھا آجکی رات ہے

جذبِ حُسنِ طلب ہر قدم سات ہے دائین بائین فرشتونکی بارات ہے

سر پہ نورانی سہرہ کی کیا بات ہے شاہ دُولھا بنا آجکی رات ہے

رات وہ رات جس رات مین بات ہو لطف اثبات کا آجکی رات ہے

کون جاتا ہے سلطان دُنیا و دین کس طرف عرش پر ذات حق کے قرین
لینے آئے ہین یہ کون روح الامین کب ہے وصلِ خدا آجکی رات ہے

عطر رحمت فرشتے چھڑکتے چلے جسکی خوشبو سے رستے مہکتے چلے
چاند تارے جلو مین چمکتے چلے کہکشان زیر پا آجکی رات ہے

الغرض اس تزک و احتشام اور دھوم دھام سے بیت المقدس مین سواری پہونچی۔ تمام انبیاء علیہ السلام اور بے شمار فرشتے جو حضور کی پیشوائی کے منتظر تھے تحیت و سلام بجالائے۔ مسجدِ اقصیٰ مین حضور نے شکرانہ ادا کیا اور اُن سب نے اقتدار کیا۔ پھر وہان سے آنِ واحد مین پانسو برس کی راہ طے فرماکر پہلے آسمان پر رونق افروز ہوئے اور بمصداق آیہ شریفہ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ بے شمار فرشتون کو دیکھا کہ سرو قد کھڑے ہوئے تسبیح و تہلیل مین مصروف ہین۔ حضور نے یہ عبادت پسند فرمائی اور نماز مین قیام فرض ہوا اور اسی آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے مُلاقات ہوئی بعد تحیت و سلام کے حضرت آدم علیہ السلام نے خوش ہو کر آپ کو دعائین دین اسکے بعد بے انتہا عجائبات ملاحظہ فرماتے ہوئے دوسرے

آسمان پر تشریف لیگئے اور ایک جماعت فرشتون کی دیکھی کہ رکوع مین جُھکے ہوئے ہین - روح الامین نے عرض کی کہ یارسولؐ اللہ جب سے یہ فرشتے پیدا ہوئے ہین اِسی عبادت مین مشغول ہین کبھی اور طرف نگاہ نہین کی - اِس مقام پر رکوع نماز مین فرض ہوا اور یہین حضرت یحییٰ علیہ السلام سے مُلاقات ہوئی - پھر تیسرے آسمان پر پہونچے اور یہان سب فرشتون کو سجدہ مین مصروف پایا اور تمام فرشتون نے سجدہ سے سر اوٹھاکر حضور کو سلام کیا اور پھر اوسی طرح عبادت مین مشغول ہوگئے اِس مقام پر ہر ایک رکعت مین دو سجدے فرض ہوگئے یہین حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام سے اور حضرت سُلیمان علیہ السلام سے مُلاقات ہوئی اونھون نے کہا مبارک ہو -

اور نبیونکو یہ مرتبہ ہی نہین عرشِ اعظم پہ کوئی گیا ہی نہین

ایسا رُتبہ کسیکو ملا ہی نہین جیسا رُتبہ ترا آجکی رات ہے

اور کہا کہ آپ بھی شفاعت اُمت مین کوتاہی نفرمائین پھر حضور نے اپنے پائے مبارک سے چوتھے آسمان کو شرف بخشا اور بہت سے فرشتون کو دو زانو بیٹھے ہوئے تسبیح [illegible] نماز مین قعدہ آخری

فرض ہوا اور اسی آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مصافحہ ہوا اور

جناب موسیٰ علیہ السلام سے ملاقی ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

بکمال مسرت آپ سے کہا کہ شکر ہے اُس خدائے جلیل کا کہ جسنے آپکا جمال

باکمال مجھے دکھلایا اور آج آپکو وہ رتبۂ تقرب حاصل ہے کہ نہ پہلے کسیکو

ہوا نہ آئندہ ہوگا اسوقت رحمت الٰہی جوش پر ہے جو کچھ چاہو مانگ لو

اور اُمت پر جو عبادت فرض کیجاوے اوسکی کوتاہی مین کوشش

کیجئے۔ حضور نے وصیت حضرت کلیم اللہ کی متوجہ ہو کر سُنی اور یاد رکھی

اسی آسمان پر بیت المعمور کی سیر کر کے دو رکعت نماز نفل ادا کی اور جسطرح

بیت المقدس مین انبیاء علیہ السلام پر آپنے امامت کی تھی یہان

تمام فرشتون نے آپکے پیچھے نماز پڑھی۔ جب حضور نے یہ اجماع

ملاحظہ فرمایا تو دل مین آیا کاش میری اُمت مین بھی مثل اسکے ظاہر

ہوتا چنانچہ عید المومنین یعنی جمعہ کا دن عطا ہوا۔

مسلمانو ثابت ہوا۔ کہ یہ نماز وہ عطیۂ الٰہی ہے کہ پہلے آسمان کے

فرشتون کا قیام اور دوسرے آسمان والون کا رکوع اور تیسرے آسمان

والون کا سجدہ اور چوتھے آسمان والونکا قعدہ اسمین شامل ہے۔

اُن تمام فرشتون کی فضیلتین مھین ہر نمازین حاصل ہین۔ سخت افسوس ہے اونپر جو اس سے غافل ہین یہ معراج المومنین ہے پانچون وقت مسلمان نمازی کو معراج ہوتی ہے مگر نماز بھی تو نماز کیطرح ہونی چاہیئے بیگاری ٹکّرون سے تو اور اولٹی گلے پڑجاتی ہے بقول مولانا صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ ؎

بر زبان تسبیح و در دل گاو خر		ایچنین تسبیح کے دارد اثر

اور جو اسکا مزا لیکر پڑھوگے تو وہ لطف حاصل ہوگا کہ پھر کبھی نہ چھوٹیگا اِس سے یہان بھی بھلا اور وہان بھی بھلا۔ دنیا مین عافیت و عزّت آخرت مین فرحت و جنت۔ خیر جب حضور پانچوین آسمان پر پہونچے تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب و حضرت لوط علیہ السلام سے مُلاقات ہوئی اور سبنے مصافحہ کیا پھر چھٹے آسمان پر حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہ السلام مِلے اور حضرت نوح علیہ السلام نے معانقہ کیا اور خوش ہوکر دعادی۔ پھر حضور ساتوین آسمان کے عجائب و غرائب مُلاحظہ فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنے اس مقام سے رخصت ہونے لگے

چو در دوستی مخلصم یافتی	عنانم ز صحبت چرا تافتی

جبریل نے عرض کیا۔

اگر یک سرِ موئے برتر پرم	فروغِ تجلّی بسوزد پرم

پھر حضور نے ستر ہزار پردے نور کے طے کئے یہانتک کہ بُراق بھی چلنے سے عاری ہوا۔ پھر رف رف عرش کے قریب پہونچا کر غائب ہوگیا اور ندا آئی۔

حکم تھا اے فلک اب قدم چوم لے جھک کے ہر اک ملک اب قدم چوم لے
عرش دیکھی جھلک اب قدم چوم لے تجھپہ شاہِ دنیٰ آ چکی رات ہے

چاند ہالہ ہے اس روئے بے داغ کا اسکی آنکھوں میں سُرمہ ہے مازاغ کا
یہ وہی گُل ہے توحید کے باغ کا جسکی زُلفِ دوتا آچکی رات ہے

خلوتِ خاص میں یہ حضوری ہوئی قُرب ہی قُرب تھا دُور دوری ہوئی
تھی جو دلمیں تمنا وہ پوری ہوئی دیدۂ شوق وا آچکی رات ہے

لکھا ہے کہ جب حضور عرش کے قریب پہونچے حکم ہوا کہ اے میرے محبوب آگے آؤ اُسوقت حضور نے چاہا کہ نعلین پائے مبارک سے اوتارین عرش

ہلنے لگا حکم ہوا کہ حبیب میرے نعلین نہ اوتارو بلکہ پہنے ہوئے آؤ تاکہ عرش مجید قرار پکڑے۔ حضور نے عرض کیا کہ خداوندا موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ پہلے چالیس روزے رکھو اور نعلین اوتار کر کوہ طور پر آؤ پس عرش تو کوہ طور سے کہین زیادہ معظّم اور پُرنور ہے پھر نعلین کیون نہ اوتارون خطاب آیا کہ محبوب میرے موسیٰ کو اسواسطے نعلین اوتارنیکا حکم دیا تھا کہ خاک وادی مقدس کی اوسکے پاؤن مین لگے تاکہ اوسکو بزرگی حاصل ہو اور تجکو اسواسطے نعلین اوتارنیکا حکم نہین ہے کہ تیری نعلین کی خاک سے عرش مجید کو بزرگی حاصل ہو۔ محبوب میرے ؏

تو بدین جمال و خوبی سرِ طور گر خرامی		ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

غزل

ہی ایک مکان اور ایک مکین تو اور نہین مین اور نہین

پھر کیون نہو دلمین صاف یقین تو اور نہین مین اور نہین

جب صاف ہو دل کا آئینہ کھل جاتی ہے چشم بینا

پھر حق حق کہتے ہین حق بین تو اور نہین مین اور نہین

پھر کیون مین جاؤن اور کہین تو اور نہین مین اور نہین

ممکن ہی نہین ممکن ہی نہین تو اور کہین مین اور کہین

ہر تو بھی نہین ہون مین کبھی نہین تو اور نہین مین اور نہین

معبد مین یا بت خانون مین ہر وقت نرالی شانون مین

عابد ہون کہین معبود کہین تو اور نہین مین اور نہین

ہر وصل کی اکبر جب خوبی خود کہدے شانِ محبوبی

تو مجھسے قرین مین تجھسے قرین تو اور نہین مین اور نہین

دوسرے یہ کہ جب مینے عرش کو بنایا تھا تو اوسے قرار نہتا ہمیشہ جنبش کرتا

تھا۔ مینے اُس سے وعدہ کیا تھا کہ ایک رات ہم اپنے محبوب کو بُلائینگے

اور اسکی نعلین کا گوشوارہ تجکو عطا فرمائینگے تب اوسکو قرار ہوا اور

اُسی وقت سے عرشِ برین تیری نعلین کا مشتاق ہے ؎

اللہ رے زینت تری اے عرشِ معلّٰی		چھوم رہے ترا نقش کفِ پائے محمد

فرماتے ہین جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کہ جب مین عرشِ برین

کے قریب پہونچا۔

ہوئی عرشِ اعظم سے جبہ سائی		نہتا کچھ بجز جلوہٴ کبریائی

جلالِ الٰہی سے ہیبت جو چھائی		رکا مین تو پردہ سے آواز آئی
	کہ پردہ مین آ تجھسے پردہ نہین ہی	

فرماتے ہین جناب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ دیکھا مین نے عرش کے قریب پہونچکر ایک امرِ عظیم کہ زبانین اوسکا وصف نکر سکین اور اوسی حالتِ ذوق مین کہ میرا رونگٹا رونگٹا محو لقائے کبریا تھا ایک قطرہ عرشِ برین سے میری زبان پر گرا جو کمال شیرین اور بہت سفید تھا اوسوقت مجکو علم اوّلین و آخرین مرحمت ہوا اور میرا دل اس سے روشن اور نورانی ہوگیا۔ اوسوقت میرے پروردگار نے بدیدۂ دل مجکو وہ دکھایا جو نہ دیکھا تھا کسی نظر نے اور نہ سُنا تھا کسی گوشِ بشر نے (مولف)

عرش سے ایک قطرہ زبانپر گرا علم ہر شے کا اُسوقت حاصل ہوا

پھر تو دیکھا جو دیکھا سُنا جو سُنا گو مگو ماجرا آجکی رات ہے

جس مکان مین فرشتون کے جلتے ہین پَر اُسمین رازو نیازِ بشیر و بشر

ناز و انداز ادھر اُدن مِنّی اودھر ہر ادا مین ادا آجکی رات ہے

پھر کہا حق نے جلوے مری دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے جو تجھے دیکھ لے

مدر تجھے دیکھو لوں تُو مجھے دیکھ لے کھنے کا مزا آجکی رات ہے

تو نہ مجھسے الگ ہین نہ تجھسے جدا تجھسے جو مل چکا ہو وہ مجھسے ملا
اور جو تجھسے گیا ہے وہ مجھسے گیا بس یہی فیصلہ آجکی رات ہے

اوسطرف رحمتِ حق کے جوہر کھلے اسطرف سے شفاعت کے دفتر کھلے
کہدیا دیکھ ہین فیض کے در کھلے مانگ جو مانگنا آجکی رات ہے

عرض کیا جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ الٰہی امتِ عاصی کی مغفرت چاہتا ہون۔ ارشاد ہوا کہ ستر ہزار تیرے واسطے بخشے اور کیا چاہتا ہے عرض کیا یارب العالمین امتِ عاصی کی بخشش؟ فرمایا کہ ستر ہزار اور بخشے۔ اب اور مانگ کیا مانگتا ہے۔

شہ نے کی عرض امت گنہگار ہے بخشدے میرے مالک تو غفار ہے
تجکو آسان ہر سب مجکو دشوار ہے فکر روزِ جزا آجکی رات ہے

پھر یہ حق نے کہا ماہ پارے نبیؐ تو مرا چاند ہے اور تارے نبیؐ
ایسا گھبرانہ اے میری پیارے نبیؐ ایسی جلدی ہی کیا آجکی رات ہے

راوی لکھتا ہے کہ سات سو بار یہی خطاب ہوا اور کیا چاہتا ہے اوسوقت اُس شفیع امت نے یہی عرض کیا کہ الٰہ العالمین اُمتِ گنہگار کی نجات چاہتا ہون۔ فرمان ہوا کہ محبوب یہ کہتک امتِ عاصی کی مغفرت

طلب کریگا عرض کیا کہ الٰہی طلب کرنیوالا مین ہون اور بخشنے والا تو ہے

حکم ہوا کہ اگر آج ہی سب امت کو بخشدون تو لطف کیا ہے۔

لطف جب ہی کہ دیکھینگے سارے نبی ہوگی تیری شفاعت پہ رحمت مری

بخشدونگا قیامت مین امت تری تجھسے وعدہ مرا آجکی رات ہے (دیگر)

تجھسے بندہ مرا اگر کوئی پھر گیا طبقۂ نار دوزخ مین وہ گر گیا

اور جو ایمان لایا وہی تر گیا یہ مرا مدعا آجکی رات ہے

حضور پر نور فرماتے ہین کہ اللہ پاک نے اپنی ثنا مین ان کلمون کے کہنے کا

حکم فرمایا۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ جب یہ تعریف

عرض کیگئی تو خطاب ہوا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اوسوقت بھی

حضور نے اپنی امت کو یاد فرما کر اس سلام کے جواب مین عرض کیا

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۝

ہائے اکبر ہے گنہگارون کا کسدرجہ خیال

عیش مین بھی اونھین امت کی پڑی آجکی رات

پھر جسوقت ملائکہ مقربین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مرتبہ اختصاص معلوم

ہوا تو سب نے بالاتفاق عرض کیا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

لطف دلمین خدا کی ملاقات کے ذائقے ہونٹ پر التحیات کے
زمزمے خوش زبان پر مناجات کے فیض کا در کھلا آجکی رات ہے

پھر حکم ہوا کہ حبیب میرے جب کوئی سفر سے گھر جاتا ہے اوسکے لئے کچھ تحفہ ضرور ہے۔ یہ جو کچھ مینے اور تونے اور فرشتون نے کہا ہے یہ میری طرف سے میرے بندون کو بے قیمت تحفہ ہے ہر نماز مین پڑھا کرین۔

سب نماز اور روزے سکھا دیجئے باغ جنت کا مژدہ سُنا دیجئے
قاعدے بندگی کے بتا دیجئے مینے جو کچھ کہا آجکی رات ہے

کہنا آخر یہان بھی ہے آنا تمھین ایکدن ہے مجھے مُنہ دکھانا تمھین
پھر نہ سُوجھیگا حیلہ بہانہ تمھین دیکھو سمجھا دیا آجکی رات ہے

پھر حضور نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وصیت یاد کرکے عبادت کی تخفیف مین بہت سعی کی جو جنابِ الٰہی مین قبول ہوئی۔ اور اسطرح دعا کی

دُعایہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

پھر ہوا حکم اب سیرِ جنت کرو اور مکانات امت کے سب دیکھ لو
اور جو کچھ ضرورت ہو ہم سے کہو باب رحمت کھلا آجکی رات ہے

دونون عالم مین صلِّ علیٰ کا ہے غُل کلمہ سُنکر درِ خلد جاتے ہین کھل
باغِ جنت مین جاتا ہے وحدت کا گُل ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آجکی رات ہے

آمد آمد کی جنت مین دھومین مچین حورین تعظیم کیواسطے جھک گئین
بُلبُلین پھول کی ڈالیان پر چہکین ہر طرف مرحبا آجکی رات ہے

دیکھا جنت مین جاکر ہین نہرین رواں موتیون کے مرصع مکلل مکان
اُن مکانون مین یاقوت کے سائبان بولے کیا کیا عطا آجکی رات ہے

جنت مین حضور طرح طرح کی نعمتین دیکھکر شکرِ خدا بجالائے اور تمام عجائب و غرائب آسمانون کے اور جنت کے ایوانون کو ملاحظہ فرما چُکے اور ہر مقصدِ دل پا چکے تو

ہر مرادِ دلی حق سے ملتی رہی واپس آئے کلی دل کی کھلتی رہی
بستره گرم زنجیر ہلتی رہی یہ عجب معجزا آجکی رات ہے

معجزہ یہ محمدؐ کا تحقیق ہے جسنے تصدیق کی ہے وہ صدیقؓ ہے
اور جو منکر ہے جاہل ہے زندیق ہے وہ عدوئے خدا آجکی رات ہے

نزع مین قبر مین حشر مین اخیداً تنگی و تنگی و پرسش جرم کا خوف اکبر کو کہتا ہے بے انتہا فضل کرنا دعا آجکی رات ہے

راوی لکھتا ہے کہ جب حضور واپس تشریف فرمائے حرم نبوی ہوئے ہین تو درو دیوار۔ شجر و حجر و اصناف ملائکہ سرگرم مبارک باد تھے۔

مبارک باد

جشن معراج کا مبارک ہو
وصل ذاتِ خدا مبارک ہو

آپکے واسطے شب معراج
عرش خلوت سرا مبارک ہو

تمکو ماہِ رجب کی ستائیس
اے حبیب خدا مبارک ہو

لیلۃ القدر کی تجلّی سے
رات کا دِن ہوا مبارک ہو

ہر طرف ہین درود کے تحفے
شور صلِّ علےٰ مبارک ہو

وعدہ بخشش گنہگاران
حق نے تمسے کیا مبارک ہو

حقسے راز و نیاز کی خلوت
خاتم الانبیا مبارک ہو

بزمِ قوسین مین رسائی آج
تمکو شاہِ دنیٰ مبارک ہو

حور و غلمان نے خلد مین تجھسے
سر جھکا کے کہا مبارک ہو

فرش پر عرش پر دو عالم میں
ہر طرف شور تھا مبارک ہو

حال معراجِ مصطفیٰ لکھا
اکبرِ بے نوا مبارک ہو

تضمین بر قطعہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ

وہ جو دو جہان کا ہے رہنما وہی شمع انجمنِ دنیٰ
وہی عرش جسکا ہے متّکا ہے عروج اسکو سوئے علا
وہ ہے سارے نبیون کا پیشوا ہے جو سب فرشتوں کا مقتدا
وہ حبیبِ احمدِ مجتبیٰ وہ نبی محمدِ مصطفیٰ

بلغ العلےٰ بکمالہ۔ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ۔ صلو علیہ و الہ

جو قدم نبیؐ نے بڑھا دیا سرِ خود فلک نے جھکا دیا
وہ حجاب حق نے اٹھا دیا انھیں اپنا جلوہ دکھا دیا
جو طلب کیا وہ دِلا دیا کہا باغ خلد۔ کہا دیا
جو لیا دیا وہ لیا دیا یہ نہ پوچھ آگے کہ کیا دیا

بلغ العلےٰ بکمالہ۔ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ۔ صلو علیہ و الہ

وہ حبیبِ حق شہ نیک خو کہ یہ دین جسکا ہے چار سو
گیا بہرِ سیر مقام ہو رہا کوئی پردہ نہ روبرو
[illegible] کہ تھی گفتگو کہ خوشی سے آئے تو
ہوئی پوری وصل کی آرزو یہ صدا بلند تھی کو بکو

بلغ العلےٰ بکمالہٖ - کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ - صلوا علیہ وآلہٖ

ہوا عزم خلد حضور کا کہین فرش دیکھا بلور کا
کہین قصر نور ہی نور کا کہین خوش ترانہ طیور کا
کہین جام آب طہور کا کہین رنگ عیش و سرور کا
کہین شور و غل یہی حور کا کہ یہ پیارا رب غفور کا

بلغ العلےٰ بکمالہٖ - کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ - صلوا علیہ وآلہٖ

ہے دعائے اکبر خستہ تن کہ ہو پُربہار کوئے چمن
پڑھین شیخ سعدیؒ خوش سخن جو یہ اپنا شعر بصد پھبن
سجے اُس چمن مین اک انجمن کہ ہون صدر جسمین شہ زمن
مری بات بھی وہان جائے بن کہ ہون اونکے ساتھ مین نغمہ زن

بلغ العلےٰ بکمالہٖ - کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ - صلوا علیہ وآلہٖ

تمام شد

روایت بسم اللہ - روایت مشاطہ - روایت یہودی - ہر سہ
دیوان اکبر - دیوان داغ - دیوان جلالی وغیرہ وغیرہ ہمارے

ناقصون کے لئے کامل کاملون کے لئے رہبر

شاہد غیبی یعنے مجرّبات صوفی

آجتک ایسی عدیم المثل مجرّبات عملیات کی کتاب ایسی سلیس اُردو مین نیز باقاعدہ آپنے شاید ہی ملاحظہ فرمائی ہو اسکی خوبی تجربہ کرنے ہی پر منحصر ہے۔ سیکڑون اشتہار آپنے دیکھے ہونگے مگر ہم آپکو یقین دلاتے ہین کہ یہ کتاب اشتہاری نہین ہے۔ خاص طور پر جو عمل بزرگان کرام سے باقاعدہ دستیاب ہوئے ہین صرف وہی اس کتاب مین درج ہین۔ ایک عمل یا ایک نقش بھی اسکا آپ غیر موثر نہین ثابت کرسکتے مگر ہمت و اعتقاد شرط ہے۔ مختصر فہرست حسب ذیل ہے۔

مثلاً آداب و شرائط عمل۔ تشریح اشیائے جلالی و جمالی۔ نقشہ سعد و نحس سیّارگان۔ طریقہ زکوۃ الیٰسین شریف۔ عملیات دستِ غیب۔ تسخیر ہمزاد۔ حاجات ضروریہ۔ استخارہ برائے ہر مشکلے۔ عملیات تسخیر۔ اسرار مخفی معلوم کرنیکا عمل۔ تسخیر بوم کا عمل۔ نقش استخارہ نقش بغرض فروختگی مال۔ نقش گمشدہ اشیار کیلئے۔ ورد دافع دردسر۔ اکسیر حُب۔ کشائش رزق۔ واپسی مفرور۔ فتیلہ آسیب زدہ۔ دافع احتلام۔ دافع بُخار۔ قوت بصر کا ورد۔ مار گزیدہ کا چٹکلہ۔ تسخیر خلائق۔ حفاظتِ جان و مال۔ وسعت رزق۔ پنج گنج برائے جمیع حاجات۔ دافع بدخوابی۔ گمشدہ کی دستیابی کا عمل۔ حمل اسقاط ہونیکا عمل۔ رہائی محبوس کا عمل۔ دافع نظر بد و ممسان۔ قوت حافظہ کا عمل۔ دافع حبس بول۔ حفاظت صلوۃ الحاجت وغیرہ وغیرہ

اِشتہار

ہر قسم کی کتابیں مثل ناول ہر قسم۔ بھجن ہر قسم۔ جھوٹے ہر قسم
قرآن مجید مطبوعہ مجتبائی و مصطفائی و مرتضوی ہر قسم
مترجم و معرّا و سفری حمائل شریف معرّا و مترجم ہر قسم
پنجسورہ و قواعد عربی و سیپارہ و کتب دینیات
عیدیاں سادہ و رنگین ہر قسم و ہر سہ دیوان اکبر
اور دیگر مشہور معروف شعراء کے کلیات ہمارے یہاں سے بکفایت

طلب فرمائیے } المشتہر صوفی شرف الدین احمد تاجر کتب شہر میرٹھ